روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 27 جون 2013ء 17 شعبان 1434 ہجری 27 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 145

تائی آئی

مرزا غلام قادر صاحب (برادر اکبر مسیح موعود) کی زوجہ اور مسیح موعود کے بچوں کی تائی محترمہ حرمت بی بی صاحبہ سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالف تھیں لیکن 1900ء میں حضرت اقدس کو الہام ہوا ''تائی آئی''۔

یہ خوشخبری 1916ء میں عملی شکل اختیار کر گئی جب محترمہ حرمت بی بی صاحبہ حضرت مصلح موعود کی بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات محققین اور مجربین کے مشاہدات کثیرہ متواترہ سے ثابت ہو چکی ہے جس سے فلسفیوں نے بھی اتفاق کر لیا ہے کہ عالم رویا اور عالم آخرت مرایا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرت الٰہی نے عالم خواب میں خواص عجیبہ رکھے ہیں اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس ومشہود طور پر اس عالم میں دکھائی دیتے ہیں بعینہٖ یہی حال عالم آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالم خواب آخرت کے لئے اس عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو گراف اتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں اور اگر ہم اسی زندگی دنیا میں عالم آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالم رویا کا ہے سو دانشمندوں کو چاہئے کہ اگر اس عالم کی کیفیت کچھ دریافت کرنا چاہیں تو عالم رویا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالم رویا بھرا ہوا ہے اسی قسم کے عجائبات عالم آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیل وقوع میں آ کر عالم رویا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات کھلتے ہیں عالم آخرت میں بھی اسی کے مشابہ تبدیل ہے سو جبکہ خدائے تعالیٰ کا قانون قدرت عالم رویا میں یہی ہے کہ وہ روحانیات کو جسمانیات سے متمثل کرتا ہے اور معقولات کو محسوسات کا لباس پہناتا ہے سو وہی قانون قدرت دوسرے عالم میں بھی سمجھنا چاہئے اور یہ خیال آریوں کا کہ عالم آخرت میں صرف روح اکیلی رہ جائے گی اور اس کے ساتھ جسم نہیں ہوگا اور لذتیں بھی صرف روحانی اور معقولی طور پر ہوں گی یہ سراسر تحکم ہے جس پر کوئی دلیل نہیں یہ بات نہایت صاف اور بدیہی الثبوت ہے کہ انسان ترقیات غیر متناہیہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور ذریعہ ان ترقیات کا اس کی وہ جسمی ترکیب ہے جس کو قادر مطلق نے ایسی حکمت کاملہ سے صورت پذیر کیا کہ تکمیل نفس ناطقہ انسان کے لئے عجیب آثار اس سے مترتب ہوئے گویا حکیم مطلق نے روح انسان کو اپنے مراتب عالیہ تک پہنچنے کے لئے ایک ضروری سیڑھی عطا کر دی۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 159)

الفضل کے 100 سال مکمل ہونے پر

ایک دعائیہ تقریب

حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں پروان چڑھنے والا جماعتی جریدہ روزنامہ الفضل مختلف ادوار سے ہوتا ہوا اور متعدد سنگ ہائے میل عبور کرتا ہوا خلافت کی آواز بن کر خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ 18 جون 2013ء کو اپنے 100 سال پورے کر چکا ہے۔ جماعتی تاریخ اور صحافت کی دنیا کا یہ واحد اخبار ہے جو دوسری صدی میں داخل ہو چکا ہے۔ اس بابرکت موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک دعائیہ تقریب کا انعقاد مورخہ 22 جون 2013ء کو شام کے وقت دفتر الفضل کے سبزہ زار میں کیا گیا۔ اظہار تشکر پر مشتمل اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ اس تقریب میں ممبران الفضل بورڈ، بزرگان سلسلہ، ادارہ الفضل کے موجودہ اور سابق کارکنان اور چند شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔ الفضل کے سبزہ زار میں منعقد ہونے والی اس تقریب کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ غربی جانب سٹیج کے طور پر میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ سٹیج کے سامنے گول میز اور کرسیوں پر مہمانوں کے لئے بیٹھنے کا انتظام تھا۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ بعدہٗ محترم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر الفضل نے مختصر تعارفی کلمات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بانی الفضل کی وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو حضور نے 100 سال پہلے الفضل کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کے حضور مانگی تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبولیت کا درجہ عطا فرمایا اور الفضل نے پہلی صدی کا اہم سنگ میل طے کر لیا ہے۔ حضرت مصلح موعود کی انہی دعاؤں سے الفضل کی دوسری صدی کا آغاز کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی نے تقریب کے آخر پر دعا کرائی۔ اسی سبزہ زار کی شرقی جانب مغرب وعشاء کی نمازوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کے بعد جملہ مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

38 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی

منعقدہ 28، 29 اور 30 جون 2013ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 38 واں جلسہ سالانہ مورخہ 28، 29 اور 30 جون 2013ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 28 جون 2013ء

4:00 pm	حضور انور کا معائنہ انتظامات جلسہ
4:45 pm	پرچم کشائی و دعا
5:00 pm	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:25 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا عبدالغنی جہانگیر خان صاحب مربی سلسلہ (انچارج فرانسیسی ڈیسک لندن)
9:00 pm	نظم، تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:20 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا حیدر علی صاحب مربی انچارج جرمنی
10:30 pm	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء کی ملاقات**

ہفتہ 29 جون 2013ء

1:00 pm	**اجلاس اوّل**۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
1:20 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی
1:50 pm	تقریر جرمن محترم حماد مارٹن ہیرٹر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین)
2:25 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا سید حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ جرمنی
3:00 pm	**مستورات سے خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ**
6:30 pm	جرمن مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کا تعارف
7:00 pm	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن مہمانوں سے خطاب**
8:30 pm	**اجلاس دوم**۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:45 pm	تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:05 pm	تقریر جرمن۔ مقرر: محترم حسنات احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)
9:35 pm	تقریر جرمن۔ مقرر: محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی)
11:30 pm	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طالبات کی ملاقات**

اتوار 30 جون 2013ء

1:00 pm	اجلاس اوّل۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
1:25 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا محمد فاتح ناصر صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)
2:00 pm	تقریر اردو۔ مقرر: محترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:40 pm	تقریر اردو۔ مقرر: مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب۔ (ناظر دعوت الی اللہ)
3:55 pm	بیعت
7:15 pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
7:45 pm	تقسیم اسناد
8:00 pm	**اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ**

نوٹ: اختتامی اجلاس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبائعات اور نومبائعین کو علیحدہ علیحدہ شرف ملاقات عطا فرمائیں گے۔

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب صدر جماعت

جماعت مالٹا کا امن سمپوزیم۔ تقسیم لٹریچر اور مجلس سوال و جواب

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو مؤرخہ 26-اپریل بروز جمعۃ المبارک اپنے سالانہ امن سمپوزیم (Peace Symposium) کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات مبارکہ پر لبیک کہتے ہوئے جماعت احمدیہ مالٹا نے اس سال کو خاص طور پر سیرت النبی ﷺ کے سال کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا ہے اسی حوالہ سے امن سمپوزیم کیلئے The Astonishing Story of the Holy Prophet Muhammad-(pbuh) رکھا گیا۔

اس امن سمپوزیم کا انعقاد مالٹا کے ایک مشہور فائیو سٹار ہوٹل The Phoenicia Hotel میں کیا گیا۔ اس سے قبل اس امن سمپوزیم سے متعلق پانچ ہزار سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے اس کے علاوہ اخبارات، ریڈیو، سوشل میڈیا اور جماعتی ویب سائیٹ کے ذریعے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی زیر صدارت اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت احمدیہ اور مقررِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم لارڈ طارق احمد صاحب، برطانیہ کی بطور مقررِ خصوصی اجازت عنایت فرمائی تھی۔ آپ نے سیرت النبیؐ پر تقریر فرمائی۔

تقریر کے بعد حاضرین نے آنحضرت ﷺ سے متعلق سوالات بھی کیے۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سیرت النبی ﷺ سے متعلق لٹریچر

امسال حاضرین کے لئے دینی تعلیمات اور سیرت النبی ﷺ سے متعلق انگریزی زبان میں ''آنحضرت ﷺ کا مقام غیر مسلموں کی نظر میں'' کے علاوہ مالٹی زبان میں مندرجہ ذیل لٹریچر پر مشتمل ایک گیسٹ پیک (Guest Pack) بھی تیار کیا گیا تھا جسے تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

1- مذاہب عالم و بانیانِ مذاہب کا احترام۔ امن عالم کا ذریعہ

2- عورتوں کو غلامی سے نجات دلانے والا نبی ﷺ

3- منتخب احادیث نبوی ﷺ؛

4- آنحضرت ﷺ سے سچی محبت کا اظہار (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

5- قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہم السلام کا مقام

6 - آنحضرت ﷺ تمام عالم کے لئے رسول،

7- قرآن کریم تمام عالم کے لئے ہدایت،

8- حضرت مسیح موعود امام آخرالزمان

9- تعارف جماعت احمدیہ

آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام، امن کے لئے کاوشوں اور مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوئے۔ امسال امن سمپوزیم کی حاضری 45 رہی۔

ایک ضابطہ ءحیات

مالٹا میں جماعت کے قیام کے بعد سے مقامی لوگ دین سے متعلق معلومات کے حصول کے لئے اکثر جماعت ہی سے رابطہ کرتے ہیں جس کے ذریعے دین کی خوبصورت تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مؤرخہ 2 مئی 2013ء کو ایک عیسائی یوتھ تنظیم Youth Reach نے دین سے متعلق ایک presentation کی دعوت دی۔ جس میں ''دین ایک مذہب ایک ضابطہ ءحیات'' کے عنوان پر ایک گھنٹہ پر مشتمل Presentation پیش کرنے اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک حاضرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام میں کل 35 افراد نے شرکت کی جس میں چرچ کے ایک پادری بھی شامل تھے۔ تمام حاضرین نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج انہیں دین کی حقیقت معلوم ہوئی ہے اور ان کے ذہن میں جو بھی خدشات موجود تھے وہ آج دور ہو گئے ہیں۔ مزید تفصیلات ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

www.ahmadiyyamalta.org

تمام قارئین کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کے بابرکت ثمرات عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ مالٹا کو مال و نفوس میں بہت ترقی عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

16

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

طلبہ کی کلاس میں سوال وجواب، لجنہ سے ملاقات، نماز جنازہ اور پریس کانفرنس

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 مئی 2013ء

﴾حصہ دوم آخر﴿

سوال وجواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آجکل دنیا کا مالی نظام سود پر چلتا ہے تو ہم (دین) کی تعلیم کو کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

بات یہ ہے کہ جو یہ سارا سسٹم ہے ایک لحاظ سے تو سود پر مبنی ہے۔کہ بینک کسی کو قرضہ دیتا ہے اور پھر جب واپس لیتا ہے تو اس میں سود رکھا ہوتا ہے۔لیکن یہ جو موجودہ اقتصادی نظام ہے، اس میں جب کاروبار خراب ہو جاتا ہے تو دیوالیہ کا اعلان کر دیتے ہیں۔اس کے بعد آپ اپنا قرض واپس دینے کے ذمہ دار نہیں رہتے۔اگر اثاثہ جات ہیں تو پیسہ واپس کر دیں گے اگر اتنا سرمایہ نہیں ہے تو عدالت حکم دے دیتی ہے کہ قرضہ معاف ہو جائے۔اس لئے وہ نظام نہیں ہے جس طرح سود کا نظام ہے۔اس لئے **حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں کچھ چیزیں ایسی زیروزبر ہو چکی ہیں اور سارا نظام ڈسٹرب ہو چکا ہے کہ اس کو کچھ کر نہیں سکتے۔اس میں مزید اجتہاد کی ضرورت ہے۔اس اجتہاد کے لئے کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔میں نے بھی اس میں مزید کچھ لوگ ڈالے جو فنانس کے ماہر ہیں۔وہ کمیٹی ابھی اس پر غور ہی کر رہی ہے۔ابھی تک ان کا جواب نہیں آیا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلے یہ سارا نظام سود کا تھا کہ آپ نے قرضہ کسی سے لیا ہے اور قرضہ دینے والا اس کا سود کا ریٹ پہلے بڑھاتا ہے اور اس کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ پہلے 10 فیصد سود ہے تو دو سال کے بعد 80 فیصد یا سو فیصد ہو جاتا ہے اور پھر اگر آپ نہیں دے رہے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ جس نے قرض لیا ہوتا ہے اس کی استطاعت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس کو واپس کر سکے۔اس لئے ایسا سود بالکل اور چیز ہے اور بینک کا سود اور چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے گھر کی بات کی ہے کہ گھر خریدنا ہے۔اگر آپ مارگیج (Mortgage) پر گھر لیتے ہیں اور اس گھر میں خود رہنا ہے تو وہ آپ کے لئے جائز ہے۔لیکن ویسے اگر آپ کرائے کا گھر لیتے ہیں اور کرایہ مارگیج کے برابر ہوتا ہے۔تو وہ آپ کے لئے اس لئے جائز ہے کہ اس گھر میں رہتے ہوئے یہی سمجھیں کہ آپ بینک کو کرایہ دے رہے ہیں اور ساتھ اس جائیداد کے مالک بھی بن رہے ہیں۔کیونکہ ایک اس کا مخصوص حصہ آپ ڈاؤن پیمنٹ (Down Payment) کے طور پر پہلے ہی دے چکے ہیں اور اپنی جائیداد بنتی چلی جا رہی ہے۔اس حد تک تو ٹھیک ہے۔لیکن اگر کاروبار کے لئے آپ Real Estate میں سرمایہ لگا رہے ہیں اور گھر بناتے ہیں اور کرایہ پر چڑھا دیتے ہیں تو یہ کاروبار ہے اور اس میں سود شامل ہے اور ابھی تک جماعت میں یہی تعامل ہے کہ وہ جائز نہیں۔اپنے رہنے کے لئے لے سکتے ہیں۔اس صورت میں قرضہ واپس کرنا کرایہ کے متبادل ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی کاروباروں میں تو آج کل سود اتنا زیادہ ہے کہ پھر تو آپ کپڑے بھی نہیں پہنیں گے، ٹائی بھی نہیں لگائیں گے، کھانا بھی نہیں کھائیں گے کیونکہ ہر کاروبار میں سود شامل ہو چکا ہے۔تو ہر چیز میں بِلا واسطہ سود شامل ہے۔اسی لئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضور جب سکول میں تھے تو حضور کا پسندیدہ مضمون کونسا تھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں تو پڑھائی میں اتنا اچھا نہیں تھا۔بہرحال عملی طور پر مجھے زراعت پسند تھی، جو میں نے پڑھی تو نہیں لیکن آخر جب میں یونیورسٹی گیا تو میں نے Deficiency Courses کئے۔لیکن جتنا میں نے پڑھا تھا اس سے زیادہ میری عملی تعلیم تھی۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ انسان نفس مطمئنہ کی حالت تک کیونکر پہنچ سکتا ہے اور اسے کیسے پتہ لگے گا کہ وہ اس مقام تک پہنچ چکا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

کہ اگر آپ ہر وقت بے چین رہتے ہیں تو پتہ چل جائے گا کہ نفس مطمئنہ حاصل نہیں ہے۔سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔دنیا داری کی طرف توجہ زیادہ نہیں ہے اور اطمینان ہے تو سمجھیں آپ کا دل نفس مطمئنہ کی طرف جا رہا ہے اور اگر ہر چیز کی بے چینی ہے اور بے اطمینانی ہو رہی ہے تو پھر دعا کریں اور استغفار کریں۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ کے خلاف جو فلم آئی تھی تو اس کا ہمیں کیا جواب دینا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پہلے ایک کہانی سناتا ہوں۔کسی نے یوسف اور زلیخا کی لمبی چوڑی کہانی لکھی ہے۔پوری ایک کتاب ہے۔جس زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی اس کی کہانی ہے اور ایک پنجابی میں لمبی چوڑی نظم کی صورت میں ہے۔کسی نے یہ کہانی اردو دان کے سامنے سنائی اور ساری رات وہ نظم پڑھتا رہا اور وہ بندہ بڑے غور سے ساری رات سنتا رہا۔تو جب صبح ہوئی تو وہ اردو دان نظم پڑھنے والے سے پوچھتا ہے کہ زلّے خان آدمی تھا کہ عورت تھی۔یعنی زلیخا کو اس نے زلّے خان بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو آپ کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ کیا جواب دینا چاہئے۔میں نے اس پر کئی خطبے دیئے، اس پر کئی پروگرام بنے، جماعت کو میں نے کہا کہ پمفلٹ تقسیم کریں، پیس کانفرنسز کریں، سیرت پر کانفرنسز کریں، سیمینارز کریں، (AMSA) احمدیہ......سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (کو میں نے کہا کہ اپنی یونیورسٹیز میں سیمینار کریں، پچھلے دو سال سے میں بتا رہا ہوں۔ابھی تک آپ کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے کالج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پمفلٹ وغیرہ لے کر جائیں۔وہاں طلباء کو دیں۔پہلے خود بھی پڑھیں اور پھر جب کوئی بحث کرے تو اسے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے متعلق بتائیں۔میں جتنے لیکچرز دیتا ہوں ان میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا پہلو ضرور بیان کرتا ہوں۔ابھی میں نے لاس اینجلز امریکہ میں بھی ایڈریس کیا ہے اور میرا سارا لیکچر آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تھا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت وہ ہے جو امن اور محبت اور پیار کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔میں نے ان کو وہاں مثال دی کہ آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہو گئے۔ساتھ بیٹھے ہوئے صحابی نے کہا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ جا رہا ہے۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہودی انسان نہیں ہیں؟ تو یہ انسانیت کی خدمت ہے۔

امن قائم کرنے کے لئے، لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے، Service of humanity کے لئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نبوت سے پہلے میرا حلف الفضول کا ایک معاہدہ تھا جس میں لوگوں کی خدمت کیا کرتے تھے، غریبوں کی ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کیا کرتے تھے۔اگر اب بھی مجھے نبوت کے دعوے کے بعد کوئی بلائے چاہے کافر ہی کوئی بلا رہا ہو یا کوئی بھی گروپ ہو تو میں اس میں ضرور شامل ہو جاؤں گا۔پھر پرندوں پر آپ کا رحم ہے، انسانوں پر آپ کا رحم ہے، عورتوں پر رحم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے میں نے کہا تھا کہ Life of Muhammad جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔Introduction to the study of the Holy Quran کا جو آخری حصہ ہے اس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں بہت ساری چیزیں ہیں وہ پڑھیں۔بہت بنیادی چیزیں ہیں، چھوٹی چھوٹی مختصر لکھی ہوئی ہیں۔وہ انگریزی میں بھی لکھی ہوئی ہے اور اردو میں بھی۔جس زبان میں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں اور لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر سٹوڈنٹ کو پڑھنی چاہئے۔اس کتاب کو آپ پڑھ لیں تو آپ کو سب سوالات کے جواب مل جائیں گے اور پھر لوگوں سے Debate کرتے ہوئے ان کو جواب بھی دیا کریں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ (دین) کا نام اس قدر بدنام ہو چکا ہے کہ ہم جب پمفلٹ بانٹنے جاتے ہیں تو وہ ہمارا نام سن کر کہ...... (دعوت الی اللہ) کرنے آئے ہیں ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

پہلے بتانے یا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔پمفلٹ کا ایسا جاذب قسم کا ٹائٹل بناؤ کہ وہ دیکھتے ہی آپ سے لے لیں۔جب کھول کر اندر پڑھیں تو (دین) کی اصل تعلیم یعنی امن کے پیغام کا پتہ لگ جائے۔یا اسی طرح مختلف قسم کے ٹائٹل بنا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امریکہ والوں نے خون کے عطیات جمع کرنے کی ایک مہم چلائی جس میں انہوں نے پچھلے سال میں دس ہزار خون کے بیگ اکٹھے کئے۔ اور اس سال ان کا ٹارگٹ 25 ہزار کا ہے اور وہ سارے امریکہ میں Muslim for life کے نام سے بڑے اچھی طرح جانے جاتے ہیں اور کچھ لوگ انکار بھی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا آپ لوگوں کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ آپ لوگوں کے میڈیا سے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ لوگوں سے بھی آپ کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں تا کہ جماعتی سطح پر آپ کو Coverage ملے۔ پھر اگر آپ یونیورسٹیز میں سیمینارز وغیرہ کرسکتے ہیں تو کریں۔ اپنا exposure زیادہ کریں۔ لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا بڑھائیں۔ انہیں (دین) کے بارے میں بتائیں۔

طالبعلم نے عرض کی کہ ہم نے ایک پروگرام کیا تھا جس میں چھ سو کے قریب مہمان آئے تھے۔ اُن کو ہم نے کتاب Life of Muhammad دی تھی اور اس کے علاوہ سات World Peace Seminar منعقد کروائے تھے اور اُس میں مجموعی طور پر ٹوٹل آٹھ سو مہمان آئے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ کینیڈا کی آبادی آٹھ سو تو نہیں بلکہ ملینز میں ہے۔ اس لئے وسیع پیمانہ پر فلائرز کی تقسیم کا کام ہونا چاہئے۔ پچھلے سال مختلف جگہوں پر خدام الاحمدیہ جرمنی نے تین لاکھ فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اس طرح آپ لوگ بھی اگر ہمت کرو تو ہو جائے گا۔

اسی طالبعلم نے ایک اور سوال کیا کہ کس عمر میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ مکمل ہو جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ میں اتنی عقل ہو کہ آپ اس کا احاطہ کرسکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں تو اس کو پڑھنا شروع کر دیں اور **آسان آسان کتابیں جو بعد کی ہیں وہ پہلے پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود کی جو 1900ء سے پہلے کی کتابیں ہیں وہ ذرا مشکل ہیں اردو تو آپ کو پڑھنی نہیں آتی اور اگر اردو پڑھنی آتی ہے تب بھی وہ آپ کیلئے مشکل ہوں گی۔** ان ابتدائی کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے۔ تو جو 1900ء کے بعد کی کتابیں ہیں ان کو پڑھیں۔ مثلاً حقیقۃ الوحی ایک کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ اس کو تین دفعہ پڑھو۔ ویسے تو ہر کتاب کا لکھا ہے کہ تین دفعہ پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو لیکن حقیقۃ الوحی کے بارہ میں کہا ہے کہ اگر اس کو یاد کر لو تو آپ ہر ایک کو جواب دے دو گے۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کر لیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی خدمت کروں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ جماعت کی باقاعدہ خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ یا صرف پارٹ ٹائم خدمت کا وقت دینا چاہتے ہیں؟

تو اس طالبعلم نے عرض کیا کہ فی الحال پارٹ ٹائم، ٹریننگ کے لئے وقف عارضی کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ٹریننگ کے لئے تو آپ اپنے امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اگر آپ سے کوئی کام لے سکتے ہیں تو لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی طالبعلم سے فرمایا کہ آپ کی نظر بچپن سے کمزور ہے تو کمپیوٹر میں کس طرح کام کرتے ہیں۔ طالبعلم نے عرض کی کہ سکرین ریڈر ہے جو مدد کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اگر فی الحال جماعت کے پاس کام نہیں ہے تو آپ مزید تجربہ حاصل کریں اور جب تعلیم فائنل ہو جائے تو بتائیں کہ مستقل کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور (دین) میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں مگر مرد کو غیر مسلموں میں شادی کرنے کی اجازت ہے مگر عورت کو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو مرد ہیں آپ کو کیا گلہ ہے۔ بات یہ ہے کہ بعض ایسے مرد بھی ہوتے ہیں جو عورت کے اثر میں آجاتے ہیں اور ہلتے نہیں۔ میں ایسے مردوں کو جانتا ہوں۔ مثلاً ایک مرد ہے اس نے ایک شیعہ عورت سے شادی کی۔ وہ پاکستان میں پولیس آفیسر ہیں۔ بڑے اچھے عہدہ پہ ہیں لیکن اس شیعہ عورت نے ان کو اتنا دبایا ہے کہ وہ احمدیت ہی چھوڑ گئے۔ تو اصل مقصد یہ ہے کہ (دین) نے جو اجازت دی ہے اور حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ مرد عورت کو اپنے اثر میں لا سکتا ہے اور جو اولاد پیدا ہوگی اس کو اپنے زیر اثر رکھ کر احمدی رکھ سکتا ہے یا...... رکھ سکتا ہے۔ اس لئے اگر...... مرد غیر مذہب سے شادی کر لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر عورت کرے گی تو دوسرے گھر میں جا کر اسی رنگ میں ہو جائے گی پھر اس...... عورت کی جو اولاد اور نسل ہوگی وہ ضائع ہو جائے گی۔ یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے اجازت نہیں دی گئی۔

ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ جماعت کا شریعہ لاء کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔

شریعہ لاء آپ نے کہاں نافذ کرنا ہے؟ سوال یہ ہے کہ یو۔کے کا جو ملک ہے وہ تو مسلمان ملک ہی نہیں ہے۔ جو مسلمان ملک نہیں ہے وہاں زبردستی شریعہ لاء آپ کس طرح ٹھونس سکتے ہیں؟ وہاں تو Impose نہیں کرسکتے۔ دوسرا جو ان کا لاء ہے، human rights کے قوانین ہیں تو وہ ہر بندے کو اس کے حقوق مل رہے ہیں اور انصاف مل رہا ہے تو شریعہ لاء کے مسئلہ کو اُٹھانے کی ضرورت کیا ہے؟ باقی یہ کہنا کہ انگلستان کے اندر رہتے ہوئے شریعہ لاء نافذ کیا جائے، سزا دی جائے، چور کی سزا دی جائے یا قتل کی سزا دی جائے، تو ان کے ملکوں میں وہ اس کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔ ہاں، اسلامی ملکوں میں شریعہ لاء استعمال کرنا ہے تو کریں۔ لیکن وہاں پھر انصاف ہونا چاہئے۔ اب سعودی عرب میں کہتے ہیں کہ شریعہ لاء لاگو ہے۔ چور کے ہاتھ تو فوراً کاٹ دیتے ہیں۔ شریعت تو یہ کہتی ہے کہ عورت سے انصاف کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ اس کے باوجود بھی وہاں سعودی عرب میں جو شاہ کا محل ہے اس کی ہر دیوار پر شاید ایک ایک فٹ کے اوپر، آدھا آدھا پاؤنڈ 24 کیرٹ کا سونا چڑھا ہوگا۔ لیکن بعض عورتیں جو Slums میں رہتی ہیں ان کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ ایک طرف تو شریعت کا شور مچاتے ہیں اور ایک طرف انسانیت کے بنیادی حقوق بھی ادا نہیں کرتے۔ شریعت لاء اگر نافذ کرنا چاہیں تو اسلامی ملک کرسکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ وہ ہر جگہ انصاف بھی کر رہے ہوں۔ باقی ان ملکوں میں جہاں قانون ہر طرح کا انصاف کر رہا ہے اور کسی کے حقوق مارے نہیں جا رہے وہاں شریعہ لاء کا مسئلہ اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک مولویوں کا تعلق ہے تو مولوی تو شور مچاتے رہتے ہیں۔ یہ کون سا شریعہ لاء ہے کہ اچھے بھلے ایک فوجی کو چاقو مار مار کے مار دو اور پھر اللہ اکبر کے نعرے لگاو۔ وہ مارنے والا بعد میں آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک کے نعرے لگاتا رہا۔ تو اس بیچارے 25 سال کے لڑکے نے کس کا ناک کاٹا تھا یا کان کاٹا تھا؟ تو یہ لوگ شریعت کے نام پر شریعت کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ کونسی شریعت ہے؟ اس لئے ان ملکوں میں فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب اسلامی حکومتیں آئیں گی، یا جب اسلامی حکومتیں انصاف پسند ہوں گی تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر شریعت لاگو کرتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ ایک طرف جمہوریت کا شور مچاتے ہیں اور دوسری طرف شریعت لاء کا شور مچاتے ہیں۔ طالبان بھی تو شریعت لاء کے نام پر آئے تھے۔ وہاں افغانستان میں انہوں نے کیا کیا؟ عورتوں پر ظلم کیا، لوگوں پر ظلم کیا اور انہوں نے اپنے گھر مال سے بھر لئے۔ ایمان تو کہیں رہا نہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء میں قلم تقسیم فرمائے اور طلباء سے مختلف امور کے بارے میں استفسار بھی فرماتے رہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی اور انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 86 افراد اور 19 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 105 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کی جماعت کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پینتالیس منٹ کی جاری رہا۔

نماز جنازہ

بعدازاں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرب خان صاحب آف کیلگری کینیڈا کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ نے 18 مئی 2013ء کو 84 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پائی مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ حاضر کے علاوہ حضور انور نے درج ذیل سات مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

1۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان، 13 مئی 2013ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم صف اول کے درویشان میں سے تھے۔ 22 سال کی عمر میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے خدمت کی توفیق پائی۔

2۔ مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آف مسسی ساگا کینیڈا ابن مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب گیمبیا 16/ اپریل 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم کی 1971ء میں نصرت

جہاں سکیم کے تحت گیمبیا میں تقرری ہوئی۔ وہاں ان کو ہسپتال بنانے کی توفیق ملی۔ بڑا لمبا عرصہ محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس ہسپتال کو چلاتے رہے۔

3۔مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (لیہ)

3 مئی 2013ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔آپ حضرت چوہدری نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم محمد عارف صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بحیثیت استاد خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور دوسرے محمد ذکریا باجوہ صاحب قائمقام پرنسپل شاہ تاج احمدیہ سکول لائبیریا ہیں۔

4۔مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحیٰی سرساوی صاحب کراچی آپ نے مسی ساگا کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔مرحومہ مکرم یامین صاحب تاجر کتب قادیان کی بیٹی اور حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔

5۔عزیزم سید مسرور احمد (ابن مکرم سید منصور احمد عامل۔قادیان)

28 اپریل 2013ء کو ایک ٹرک کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے۔ہسپتال لے جایا گیا مگر راستہ میں ہی وفات پاگئے۔عمر 21 سال تھی۔آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔

6۔مکرم شریف احمد صاحب آف کیلگری (ابن مکرم امیر الدین صاحب آف نبی سر روڈ سندھ)

28 اپریل 2013ء کو پاکستان سے کینیڈا واپسی سفر کے دوران ایئر پورٹ جاتے ہوئے ایک ٹریفک حادثہ میں پاکستان میں وفات پاگئے۔

7۔مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ بنگوی صاحب آف امریکہ)

17 مئی 2013ء کو امریکہ میں وفات پائی۔عمر 78 سال تھی۔مرحومہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی بیٹی اور مکرم کریم احمد صاحب بنگوی (صدر جماعت رچمنڈ ہل) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

25 مئی 2013ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ملاقاتیں

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 245 افراد اور 20 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 265 افراد نے اپنے پیارے سے ملاقات کی سعادت پائی۔ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ملاقات کرنے والی فیملیز کیلگری کی جماعت کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون، ایڈمنٹن اور ٹورانٹو سے بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

لجنہ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والی لجنہ کی ممبرات نے اپنی مقامی بنگلہ زبان میں ترانے پیش کئے۔

بہت سی خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔

سوال و جواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ایک لجنہ ممبر نے سوال کیا کہ کیا حضور سسکاٹون (Saskatoon) کی بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے۔تو اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے بیت بنائیں، پھر دیکھیں گے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور وعدہ کریں کہ بیت سسکاٹون کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے تو اس پر حضور انور نے فرمایا میں ایسے وعدے نہیں کرتا۔

ایک طالبہ علم نے عرض کیا کہ میں اپنی فیلڈ کو بدل کر Human Rights کیریئر اپنانا چاہتی ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا۔کر سکتی ہیں یہ اچھی لائن ہے۔

سری لنکا سے کینیڈا منتقل ہونے والی ایک خاتون نے بتایا کہ ان کے کینیڈا آنے سے دو ماہ قبل ان کے میاں کا سری لنکا میں انتقال ہو گیا تھا۔چار بچے ہیں۔میری کوئی فیملی یہاں نہیں ہے۔جماعت ہی میری فیملی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کے لئے دعا کی۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور کا روزمرہ کا پروگرام

ایک لجنہ ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کی روزانہ کی روٹین کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں تہجد کے لئے اٹھتا ہوں۔پھر نوافل ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کے چند رکوع کی تلاوت کرتا ہوں۔پھر نماز فجر کی تیاری کرتا ہوں۔نماز کے بعد پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔پھر ناشتہ کرتا ہوں اور اپنے دفتر جاتا ہوں۔جہاں میرے کاموں کا آغاز ہوتا ہے۔دن کے دوران مختلف دفتری امور کے علاوہ جماعتی عہدہ داروں کے ساتھ میٹنگیں اور دفتری ملاقاتیں ہوتی ہیں۔پھر نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں اور پچیس سے تیس منٹ آرام کرتا ہوں۔پھر دوبارہ آفس میں آجاتا ہوں اور کام کرتا ہوں۔نماز عصر سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک دیکھتا ہوں۔اس میں مختلف ممالک کے امراء کی طرف سے ڈاک ہوتی ہے۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان، تحریک جدید اور قادیان وغیرہ سے آنے والی ڈاک ہوتی ہے۔اس کے بعد عام ملاقاتوں کا سلسلہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہتا ہے۔اس کے بعد شام کا کھانا ہوتا ہے۔پھر مغرب و عشاء کی نمازیں ہیں۔عشاء کی نماز کے بعد اگر اوپر ہمارے گھر میں ملنے والا ہو تو کچھ منٹ ان کے ساتھ بیٹھنے کے بعد واپس اپنے دفتر آجاتا ہوں اور دوبارہ ڈاک دیکھتا ہوں۔جن میں خطوط، فیکس اور ای میلز شامل ہیں جو جماعتی عہدیداران اور افراد جماعت کی طرف سے ہوتی ہیں۔اس کے بعد اخبار، رسالے یا کسی اور کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں جس کے بعد سونے کے لئے چلا جاتا ہوں اور چند گھنٹے سوتا ہوں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کل طالبات کی کلاس کے دوران تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔آج آپ کا دن کیسا رہا۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں تھکا ہوا لگ رہا تھا۔لڑکیاں سوال نہیں کر رہی تھیں۔لڑکوں نے سوال کئے تھے۔پھر فرمایا کیا آپ کو عہدیداروں نے تو منع نہیں کیا تھا کہ سوال نہیں کرنے؟

اس پر اس ممبر نے کہا ہمیں کسی نے منع نہیں کیا۔ہم ویسے ہی گھبرا جاتی ہیں۔

ایک لجنہ ممبر نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب والنٹیئرز Volunteers کی طرف سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضور کو ہمارے کاموں میں کوئی کمی نظر آئی تو بتائیں تا کہ ہم Improve کر سکیں۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کمزوریوں کی طرف توجہ دلانا میرا کام ہے۔اپنی خامیاں خود تلاش کریں۔میں جب کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے فرض کی ادائیگی کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ حضرت مسیح موعود ہمیں جس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں اس مقام تک لانے کے لئے ایسا کرتا ہوں۔

ایک بچے کے اس سوال پر کہ حضور کا پسندیدہ پھل کونسا ہے۔حضور انور نے فرمایا آم ہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کا Favourite Planet کونسا ہے۔حضور انور کے استفسار پر بچی نے عرض کیا کہ اس کا پسندیدہ Planet زمین ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا اسی پر تو رہتے ہیں، وہی کہنا ہے۔چھوٹی سی تو دنیا ہے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ ہم بھی جماعت کے لئے بہت کام کر سکیں جس طرح حضور انور کر رہے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا میری طرح تو نہیں کر سکتیں۔دو گھنٹے بھی کر لو تو بہت ہے۔

ایک ممبر کے اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور کو کیلگری اور وینکوور میں سے کونسا شہر اچھا لگا۔حضور انور نے فرمایا دونوں اچھے ہیں۔

ایک ممبر نے کہا کہ ملاقات کرنے کی بہت خواہش تھی۔اس پر حضور انور نے فرمایا اب ملاقات تو ہو گئی ہے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ وہ اپنے بچے کو قرآن کریم حفظ کروانا چاہتی ہیں انہوں نے درخواست کی کہ کیا ان کی جماعت میں بھی حفظ کروانے کا انتظام کروایا جا سکتا ہے اور یہ بتایا کہ ابھی وہ گھر پر ہی حفظ کروا رہی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعتوں کا کام ہے۔گھر پر بھی حفظ کروایا جا سکتا ہے۔لندن میں بھی ہفتہ میں ایک دو دن کلاس لگا کر بچوں کو قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات سے ارشاد فرمایا کہ وہ کھڑی ہوں۔ان کے کھڑے ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کیا آپ کا کوئی یونیفارم ہے؟

سکارف لینے سے تو کوئی منع نہیں کرتا؟

اس پر بچیوں نے عرض کیا کہ ہمیں کوئی منع نہیں کرتا۔

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو جینز پہننے کی اجازت ہے۔ اجازت ہے تو ٹھیک ہے۔ اس میں کھیلا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن جینز اس شرط کے ساتھ پہننے کی اجازت ہے کہ اس کے اوپر قمیص گھٹنوں تک لمبی پہنو۔ T.Shirt نہ پہنو۔

لجنہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پروگرام اڑھائی بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پریس کانفرنس

آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس تھی۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے درج ذیل نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

☆Levi Donley, CTV News

☆Bryan Weismiller, Calgary Herald (Largest newspaper in Calgary)

☆Paul McEchran, Global TV News (did video recording)

☆Isaac, OMNI News (did video recording)

☆Lilly, CBC News (took photographs)

☆Ramanjit Sidhu, RED FM (did audio recording & photography)

☆Shan Ali, Express Urdu Newspaper (took photoes)

☆Rajesh Angral, Sab Rang Radio

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کیلگری میں امن کا پیغام لے کر آئے ہیں نیز شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ کیلگری میں رہنے والے اس پیغام پر کس طرح عمل شروع کر سکتے ہیں تا کہ وہ اپنے روزمرہ کے معمول میں آپ کے پیغام کو عملی جامہ پہنا سکیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ:

میں صرف کیلگری میں امن کا پیغام لے کر نہیں آیا۔ بلکہ میرا یہ امن کا پیغام ہمیشہ اور ہر جگہ ہوتا ہے اور یہ صرف میرا ہی پیغام نہیں بلکہ ہر عقلمند شخص کا پیغام ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ میں دنیا میں جہاں بھی جاتا ہوں، یہ پیغام دیتا ہوں اور سمجھاتا ہوں۔

ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ حضور انور کا کیلگری تشریف لانے کا کوئی خاص مقصد ہے؟ آپ شہر کی میئر اور پولیس چیف کے ساتھ ملاقات بھی کر رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں کن موضوعات پر بات ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ:

جہاں بھی ہماری کمیونٹی رہتی ہے میں وہاں جاتا ہوں اور اپنی جماعتوں کو وزٹ کرتا ہوں۔ لوگوں کو ملتا ہوں۔ ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ یہ میرے فرائض میں بھی شامل ہے۔ جماعت احمدیہ کا سربراہ ہونے کے لحاظ سے یہ بات میری ذمہ داری میں شامل ہے کہ جماعت کے ممبران کا روحانی معیار بڑھے۔ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں ان کو بتاؤں، یہ وفادار شہری ہوں، قانون کی پابندی کرنے والے ہوں۔ امن کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔ یہ پیغام میں اپنے لوگوں کو دیتا ہوں۔

پھر ان سے مل کر ان کے مسائل دیکھتا ہوں اور پھر حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں دنیا میں جہاں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ممبران سے ملتا ہوں اور دوسرے لوگوں سے ملتا ہوں تو امن کا پیغام دیتا ہوں۔

اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ساری دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت ساری دنیا میں اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دینے کیلئے کام کر رہی ہے۔ جہاں پر بھی ہم جاتے ہیں احمدیوں کے بارے میں اچھا ہی سنتے ہیں اور کبھی کوئی بری بات نہیں سنی۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں آپ کی جماعت پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں 1974ء میں قانون بنا تھا۔ کسی پولیٹیکل حکومت کی تاریخ میں پہلی بار دنیا میں ایسا قانون بنا کہ احمدیوں کو for the purpose of law and constitution غیر مسلم قرار دیا گیا کہ ہم اسلام میں داخل نہیں ہیں۔ جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور ہم سچے ...... ہیں۔ میں اپنے آپ کو جو سمجھتا ہوں، میرا حق ہے کہ اپنے آپ کو وہی کہوں، یہ حق تو کسی سے بھی چھینا نہیں جا سکتا۔

پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بعض سخت قوانین بنائے کہ مسلمانوں جیسا نام نہیں دے سکتے، مسلمانوں جیسا اظہار نہیں کر سکتے، مثلاً محمد، احمد، ابوبکر نام نہیں رکھ سکتے، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ اپنی (عبادتگاہ) کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر ان میں سے کوئی کام کرو گے تو تین سال جیل کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

ان سب وجوہات کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ کیونکہ اس قانون کی موجودگی میں وہ پاکستان میں اپنے فرائضِ منصبی نہیں بجا لا سکتے تھے۔ پاکستان میں جماعت کے خلاف یہ حالات پیدا کرنے اور یہ قوانین بنانے میں بعض آرگنائزیشنز شامل تھیں اور بعض دوسرے مسلمان ممالک بھی involve تھے۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو یہ قوانین بنے تو اس نے دوسرے مسلمان ممالک کو ایک free hand دیا۔ اسلام کے دشمنوں کو اور انتہا پسندوں کو جماعت کے خلاف کوئی بھی کارروائی کرنے کا ایک راستہ مہیا کیا۔ انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک کو ایک free hand دیا کہ جو چاہو ان سے کرو۔

انڈونیشیا میں حکومت کسی حد تک مخالفین کو سپورٹ کر رہی ہے جبکہ بنگلہ دیش میں حکومت مخالفین کو سپورٹ نہیں کر رہی۔ ہمارے خلاف ہر جگہ پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ صرف پاکستان، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں ہی نہیں بلکہ اور بہت سے مسلمان ممالک میں بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ بلکہ مسلمان عرب ممالک میں تو احمدی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے۔

ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ، پولیس ہمیں بعض جگہ تحفظ نہیں دے سکتی۔

ملائشیا میں بھی انہوں نے بعض ایسے قوانین بنائے ہوئے ہیں کہ ہم وہاں آسانی سے کام نہیں کر سکتے۔ بعض پابندیاں ہیں۔ انڈونیشیا میں ایڈمنسٹریشن مولویوں کا ساتھ دیتی ہے۔ لیکن ہم ویسا کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے کیونکہ ہم ملکی قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

پھر ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ جب اسلام کے نام پر تشدد ہوتا ہے تو آپ کا کام کتنا مشکل ہو جاتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے تشدد کے واقعات سے امن کے قیام کو نقصان تو پہنچتا ہے لیکن ہم تو لگاتار، مسلسل امن کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ خواہ تشدد کے، دہشت گردی کے واقعات ہوں یا نہ ہوں، ہم تو کوئی واقعہ ہوئے بغیر امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں۔

اب جب لندن میں دہشت گردی کے واقعہ میں آرمی کا ایک سپاہی قتل ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ اب ہم نے condemn کیا ہے، بلکہ ہم تو ہمیشہ سے ہی اس کی مذمت کر رہے ہیں اور امن کا پیغام دیتے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ہم صرف ...... کے دفاع کی کوشش نہیں کرتے بلکہ (دین) کی صحیح اور سچی تصویر ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہے اور برٹش سولجر کا قتل ہے۔ اس ضمن میں امن کے پیغام کے علاوہ اس قسم کے تشدد کو روکنے کیلئے مزید کیا کیا جا سکتا ہے؟

☆ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بعض انتہا پسند گروپس ہیں۔ جب چاہیں معاشرہ کا امن تباہ کرتے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہو یا لندن میں ملٹری کے سپاہی کا قتل ہو یا کینیڈا میں ٹرین اڑانے کا پلان ہو۔ ان انتہا پسندوں، دہشت گردوں کا یہ ایکشن غلط پیغام دیتا ہے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان کا یہ ایکشن اسلام کی صحیح تصویر نہیں ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر یہ ہے کہ تم بغیر کسی وجہ کے کسی کے خلاف ہاتھ نہ اٹھاؤ، خواہ وہ تمہارا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ سے ایک آدمی کا قتل کیا جانا تمام دنیا کا قتل ہے۔ اب اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح یہ پیغام دے سکتا ہے کہ تم بغیر وجہ کے جس کو چاہو مار دو، جس کی چاہو زندگی لے لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے آخر پر فرمایا کہ:

ہم (دین) کا سچا پیغام، امن کا، صلح و آشتی کا، محبت اور رواداری کا اور وطن سے وفاداری کا ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہر فورم پر یہ پیغام دے رہے ہیں اور یہ پیغام قرآن کریم کا ہے جو ہم پہنچا رہے ہیں۔ میں نے اس بارے میں اپنے تمام لیکچرز میں قرآن کریم کو Quote کیا ہے اور امن کے قیام کے لئے قرآن کریم کے حوالہ سے بات کی ہے۔

یہ پریس کانفرنس پانچ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

(جاری ہے)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان کے ساتھ مورخہ 17 جون 2013ء کو خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام نبیل احمد جاذب رکھا گیا ہے جو خدا کے فضل کے ساتھ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف نبی سر روڈ ضلع عمرکوٹ کا پوتا اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب مہار مرحوم آف محمود آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ کا نواسہ ہے۔ یاد رہے کہ یکم اکتوبر 2012ء کو خاکسار اپنی فیملی کے ساتھ ربوہ آیا ہوا تھا۔ پوری فیملی فوڈ پوائزننگ کا شکار ہوگئی اور اس دوران مورخہ 3۔ اکتوبر 2012ء کو خاکسار کے دو معصوم بیٹے عزیزم نبیل شہزاد بعمر پونے تین سال اور عزیزم خاقان احمد عادل واقف نو بعمر آٹھ ماہ مختصر علالت کے بعد خدا کو پیارے ہو گئے۔ خاکسار، خاکسار کی اہلیہ اور بڑا بیٹا خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔ اور اب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ بچہ ہمیں نعم البدل کے طور پر عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم نوید احمد صاحب بعمر 35 سال مورخہ 14 جون 2013ء کو پمز ہسپتال اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ مرحوم گزشتہ تقریباً 8 سال سے گردوں کی وجہ سے بیمار تھے۔ اپنی بیماری کا عرصہ صبر اور توکل سے گزارا اور کبھی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ مرحوم کا اپنے بھائیوں، بھتیجوں اور دوسرے عزیز و اقارب سے بہت اچھا تعلق تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 15 جون کو بعد نماز ظہر بیت اللطیف دارالصدر غربی ربوہ میں مکرم مبین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد از تدفین قبرستان عام میں دعا مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ نے کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ منصورہ یحییٰ صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سید محمد یحییٰ صاحب فیصل آباد مورخہ 18 جون 2013ء بروز کو بعمر 75 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 20 جون 2013ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر فیصل آباد نے دعا کروائی۔ آپ کو اللہ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کیلئے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ 1980ء کی دہائی میں اپنے شوہر کے ہمراہ سیرالیون تین سال رہیں۔ وہاں بھی لجنہ میں خدمت کی توفیق پائی اور پھر 16 سال تک آپ ضلع و علاقہ فیصل آباد کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ خلافت کی فدائی اور خاندان حضرت مسیح موعود سے عقیدت و محبت رکھتی تھیں۔ آپ مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ابن حضرت شیخ صاحب دین صاحب آف ڈھینگرہ رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم سید محمد احمد صاحب برمنگھم اور مکرم سید محمد محمود صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ سیدہ آصفہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار چوہدری صاحب فیصل آباد اور مکرمہ سیدہ طاہرہ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر جاوید اقبال چوہدری صاحب آف لندن چھوڑی ہیں احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب تقسیم اسناد معہد العلم

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ نے اپنے حفظ قرآن کے ادارہ معہد العلم کے تحت تقسیم انعامات کی تقریب اپنے گھر میں منعقد کی۔ 27 جون 2013ء کو اس تقریب کی صدارت مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (پرنسپل ادارہ) اہلیہ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب کی تحریر کردہ رپورٹ پیش کی۔ جس میں بتایا کہ گھر میں تلفظ قرآن کا مبارک سلسلہ 1977ء سے جاری ہے۔ جو بچے ہمارے پاس حفظ کرتے ہیں ہم ان کو باقاعدہ سند بھی دیتے ہیں۔ ہمارے حفظ قرآن کا دورانیہ 6 گھنٹہ یومیہ ہوتا ہے اور ہم ہر روز سات اسباق اور منزل سنتے ہیں۔ ہمارے حفظ قرآن کے ٹیسٹ کا سلسلہ اس طرح ہے کہ ہم پہلے 2 دہرائیاں کرواتے ہیں پھر مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب ٹیسٹ لیتے ہیں پھر فائنل ٹیسٹ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب کو دلوایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے حفظ کرنے والے 6 بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ حافظ رغیل صادق صاحب ابن مکرم سید بدر صاحب، حافظ مصاحب عبدالقادر ابن مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مرحوم، حافظ ثاقب صاحب ابن مکرم طارق محمود صاحب، حافظ توثیق صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب، حافظ خالد محمود صاحب ابن مکرم امجد محمود صاحب اور حافظ اعتزاز احمد صاحب ابن مکرم اعجاز احمد صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کرائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل

4 جولائی 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	مشاعرہ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2007ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
6:10 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور یوکے
1:00 pm	(سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جون 2013ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	Maseer-e-Shahindgan
8:45 pm	کسر صلیب
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ یوکے
11:30 pm	فیتھ میٹرز

ملازمت کے مواقع

چناب کالج جھنگ، چنیوٹ، شورکوٹ اور احمد پور سیال میں اسلامیات، پاک سٹڈیز، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، میتھ، کمپیوٹر سائنس، جیوگرافی، اردو، انگلش، جنرل سبجیکٹ ٹیچر اور آرٹ ٹیچر کی خالی آسامیوں (BPS-16&17) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نشاط ملز پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور کیلئے الیکٹریکل سپروائزر کی فوری ضرورت ہے۔

لاہور شیخوپورہ روڈ پر واقع اٹلس پاور لمیٹڈ کو مینجمنٹ ٹرینیز (MBA پاس فریش) اور ایگزیکٹو فنانس (M.Com فریش یا ایک سے ڈیڑھ سالہ تجربہ کار) کی ضرورت ہے۔

الائیڈ بینک لمیٹڈ میں سینئر لیول پوزیشن کی آسامیوں میں ریجنل ہیڈ بزنس اور گروپ ہیڈ لائبلیٹی اینڈ ای بینکنگ کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نیشنل لاجسٹک سیل (NLC) کو ایڈمن ڈیپارٹمنٹ، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، آڈٹ، ایچ آر، مارکیٹنگ اور اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں 40 سے زائد آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ایک گورنمنٹ سیکٹر آرگنائزیشن کو مکینیکل ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔

INH Mercanics آٹو ورکشاپ کو ورکشاپ مینیجر، سروس ایڈوائزر، سینئر مکینک/الیکٹریشن، سینئر اے سی ٹیکنیشن، پولش مین، سٹور سپروائزر اور سٹور کیپر کی آسامیوں کیلئے سٹاف درکار ہے۔

سکھر انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن IBA کو اسسٹنٹ انجینئر الیکٹریکل اور سول کی ضرورت ہے۔

طارق گلاس انڈسٹریز (ٹویوٹا سک گلاس ویئر مینوفیکچر) کو آئی ٹی آفیسر اور ایکسپورٹ آفیسر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 23 جون 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27جون2013ء

1:40 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ستمبر 2007ء
6:00 am	انصاراللہ یوکے اجتماع
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاءمع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا 3 مئی 2008ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ 21 جون 2013ء
9:15 pm	ترجمۃ القرآن
11:25 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا 3 مئی 2008ء

درخواست دعا

❁ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود نصراللہ خان صاحب مرحوم آف ڈسکہ کلاں ایک عرصہ سے بیمار ہیں اوران دنوں عادل ہسپتال لاہور میں زیرعلاج ہیں۔اُن کے دماغ کا آپریشن متوقع ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

❁ مکرمہ امۃ الحی عفت صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسین شاہد صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے دیور مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب ٹورانٹو کینیڈا چند روز سے بیمار ہیں اور مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے سے حالت کافی تسلی بخش ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو کامل شفایابی اور لمبی عمر سے نوازے۔آمین

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب سبزہ زار لاہور حال جرمنی کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

❁ مکرم صوفی کرم دین طاہر صاحب معلم وقف جدید (ر) محلّہ نصرت آباد ربوہ کا چندہ ماہ قبل آپریشن ہوا تھا۔آپریشن کے بعد کمزوری اور ضعف محسوس کرتے ہیں۔کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 27جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10